۹۶واں باب

نبی ﷺ کی جانب سے قریش کو عذاب کی دھمکی

۹۰: سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَاف [۷ – ۸: وَلَوۡ أَنَّنَا ، ۹: قَالَ الۡمَلَأُ] جاری

۲۶۸ انبیاء کی برپا کردہ تحریکاتِ توحید

۲۶۹ ﴿۱﴾ انبیاء کی بنیادی دعوت کیا تھی؟

۲۷۰ ﴿۲﴾ انبیاء کے مخاطبین کون تھے، کس نے مخالفت کی؟ قوم کے لیڈروں نے!

۲۷۱ ﴿۳﴾ انبیاء کو قوم کی جانب سے کیا جواب ملا؟

۲۷۱ ﴿۴﴾ انبیاء کو قوم کے سرداروں نے کیا کہا؟

۲۷۲ ﴿۵﴾ انبیاء نے قوم کو اُن کے انکار پر جواب دیا:

۲۷۲ ﴿۶﴾ اور نافرمانوں پر عذاب ٹوٹ پڑا

۲۷۲ ﴿۷﴾ عذاب آنے پر انبیاء کا ردِّ عمل؟

۲۷۳ نوح علیہ السلام کا دعوتی مشن

۲۷۳ ہود علیہ السلام کا دعوتی مشن

۲۷۴ صالح علیہ السلام کا دعوتی مشن

۲۷۵ لوط علیہ السلام کا اصلاحی و دعوتی مشن

۲۷۶ شعیب علیہ السلام کا نام نہاد مؤمنین کے درمیان اصلاحی مشن

۲۷۷ انسانی تاریخ میں نبیوں کے ساتھ مخاطبین کا رَوّیہ

۲۶۶ پیغمبروں اور اُن کے مقابل جہالت کے ماروں کی تاریخ کا خلاصہ

۹۶واں باب

نبی ﷺ کی جانب سے قریش کو عذاب کی دھمکی

انبیاء کی برپا کردہ تحریکاتِ توحید

نبی ﷺ بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپؐ کے مقاصدِ بعثت میں بنیادی چیز یہ تھی کہ آپؐ دعوت کو قبول کرنے والوں کو بشارت دیں اور انکار وبغاوت پر اڑ جانے والوں کو دنیا اور آخرت کے عذاب سے ڈرائیں، جسے قرآنی اصطلاح میں انذار کہتے ہیں۔ چوں کہ آج کل دینی و تعلیمی انحطاط کا یہ عالم ہے کہ پڑھے لکھے لوگ تک قرآنی اصطلاحات کو نہیں سمجھ پاتے ہیں، اس لیے، اگرچہ ادبی لحاظ سے موزوں نہیں، باب کا عنوان 'قریش کو انذار' کے بجائے 'قریش کو عذاب کی دھمکی' زیادہ موزوں پایا گیا۔

دعوت کو نہ ماننے کے نتیجے میں قریش کو عذاب کی دھمکی تو نبوت کے گیارہویں برس میں ہی بالکل کھلے الفاظ میں دے دی گئی تھی، قارئین جلد پنجم کے صفحہ ۲۶۶ کو دیکھ لیں [اقتباس چوکھٹوں میں ہے]:

اس سورۃ [سُوْرَۃُ هُوْد] کا آغاز ہی اس کے اُٹھان کا آئینہ دار ہے، آپ حیرت انگیز طور پر دیکھیں گے کہ کسی تمہید کے بغیر گزشتہ دس سال کی ساری دعوت کا خلاصہ اور وہ دھمکی جو اس سورۃ کا مرکزی مضمون ہے، پہلے ہی چار جملوں کے پیرے میں بیان کر دی گئی ہے۔ ذرا توجہ سے پہلی چار آیات کی تلاوت فرمائیں۔

الٓرٰ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿۱﴾ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ إِنَّنِي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿۲﴾ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ

ترجمہ: یہ فرمانِ الٰہی ہے، اِس کی آیتیں محکم اور پُختہ ہیں [ایمان بالکتاب] جنھیں ایک دانا اور باخبر ہستی نے کھول کر بیان کیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرنا [توحیدِ اُلوہیت]۔ اے محمدؐ، لوگوں سے کہیے کہ میں اللہ کی طرف سے تم کو آگاہ کرنے والا بھی ہوں اور خوش خبری دینے والا بھی [ایمان بالرسالت]۔ اور یہ کہ لوگو! اپنے رب سے معافی چاہو اور شرک اور گناہوں سے آلود زندگی ترک کر کے اُس کی طرف پلٹ آؤ [انکارِ جاهلیت] تو وہ تم کو تمھاری وفات

أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	تک عمدہ سامانِ زندگی دے گا اور فضل کے ہر حق دار کو اس کا فضل عطا کرے گا [بشارت] لیکن اے میری قوم اگر تم میری پکار سے منہ موڑتے ہو تو میں تمھارے بارے میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں [انذار]۔ تم سب کو اللہ ہی کے پاس واپس جانا ہے اور وہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے [ایمان بالآخرۃ]۔

نبی ﷺ کو بات سمجھاتے سمجھاتے، اب بارہ سال سے زاید وقت گزر چکا ہے مگر سردارانِ قریش اپنے استکبار کے خول سے نہیں نکل پا رہے ہیں، اس لیے سابقہ پانچ عذاب رسیدہ قوموں کا تذکرہ ہے: قومِ نوحؑ، قومِ ہودؑ، قومِ صالحؑ، قومِ لوطؑ اور قومِ شعیبؑ کی سرگزشتیں بیان ہو رہی ہیں، جو اس بات کا تاریخی ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ جو اقوام شرک جیسے قبیح فعل میں مبتلا ہو کر فساد فی الارض کرتی اور زمین کو فساد سے بھر دیتی ہیں، نبیوں کی بات پر کان نہیں دھرتیں اور اُن سابقہ قوموں سے درسِ عبرت نہیں لیتی ہیں، جن کی جگہ وہ کھڑی کی جاتی ہیں تو پھر اللہ کے عذاب کا کوڑا اس شان سے برستا ہے کہ اُن پر کوئی رونے والا نہیں بچتا اور ایمان قبول کرنے والے اُن کے ہم قوم بھی کوئی ماتم نہیں کرتے، اُس دل خراش تباہی پر زمین اور آسمان کی وسعتوں میں ایک ہی چیخ بلند ہوتی ہے، خس کم جہاں پاک!

آیات کے مفہوم سے قبل، ہم اِن پانچوں سرگزشتوں کا خلاصہ سات عنوانوں کے تحت پیش کر رہے ہیں، نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا یہاں پہنچنے تک جو کچھ آپ نے مطالعہ فرمالیا ہے، اُس سے آپؐ کی سیرت اور کاوشوں پر حاصل ہونے والے رسوخ کی بنیاد پر آپ یہ محسوس کریں گے کہ گویا نبی ﷺ کی ہی داستانِ کشمکشِ حق و باطل ہی بیان ہو رہی ہے، آپ کا دل بے اختیار گواہی دے گا کہ قرآن آپؐ ہی کی حیات و سیرت کی گواہی ہے۔ [نوٹ: تمام حوالے سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کے ہیں، جن کے آخر میں متعلقہ نبی کا نام ہے۔]

﴿۱﴾ انبیاء کی بنیادی دعوت کیا تھی؟

- لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ .... ﴿۵۹﴾ نوحؑ: ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ نہیں۔
- وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ ہودؑ اور عاد کی طرف ہم نے اُن کے بھائی ہود کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا

تمھارا کوئی اِلٰہ نہیں۔

- وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ...... ﴿۷۳﴾ صالحؑ
اور ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا اے برادرانِ قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سِوا تمھارا کوئی اِلٰہ نہیں۔
- وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ .... ﴿۸۵﴾ شعیبؑ
اور مدیَن والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ اس نے کہا: اے برادرانِ قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمھارا کوئی اِلٰہ نہیں۔

بعض انبیاء نے ہر شرک سے مجتنب ہو کر صرف ایک اللہ کی بندگی و عبادت کی طرف بلانے کے ساتھ معاشرے میں رائج کسی حد سے بڑھی ہوئی بُرائی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جیسا کہ شعیبؑ اور لوطؑ کا معاملہ ہے۔

- .... فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ... ﴿۸۵﴾ شعیبؑ ترجمہ: لٰہذا وزن اور پیمانے پُورے کرو، لوگوں کو اُن کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو، اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔
- وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۸۰﴾ لوطؑ
اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اُس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔

﴿۲﴾ انبیاء کے مخاطبین کون تھے، کس نے بڑھ کر مخالفت کی؟.... لیڈروں [الْمَلَأُ] نے!

- قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ........ ﴿۶۰﴾ نوحؑ
اس کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ .....
- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ.......... ﴿۶۶﴾ ھودؑ
اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اس کی بات ماننے سے انکار کر رہے تھے.....
- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ.......... ﴿۷۵﴾ صالحؑ
اُس کی قوم کے سرداروں نے جو [بزعمِ خود] بڑے بنے ہوئے تھے....
- قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ..... ﴿۸۸﴾ شعیبؑ
اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا تھے......

﴿۳﴾ انبیاء کو قوم کی جانب سے کیا جواب ملا؟

تمام قوموں نے ایک ہی جیسی باتیں بنائیں اور ایک ہی جیسے جواب دیے، ھود ؑ کی قوم کا جواب، بڑا ہی نمایندہ جواب ہے، اسی سے ملتا جلتا جواب ساری قومیں دیتی رہیں، یہی بات قریش بھی کہہ رہے تھے اور آج بھی مشرکانہ ذوق رکھنے والے لوگوں سے ایسی ہی باتیں سننے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٧٠) قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿٧١﴾ ھود ؑ

انھوں نے جواب دیا'' کیا تُو ہمارے پاس اِس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اچھا تو لے آ وہ عذاب جس کی تُو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تُو سچا ہے۔ اس نے کہا'' تمھارے رب کی پھٹکار تم پر پڑ گئی اور اس کا غضب ٹُوٹ پڑا۔ کیا تم مجھ سے اُن ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن کے لیے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ اچھا تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

﴿۴﴾ انبیاء کو قوم کے سرداروں نے کیا کہا؟

- ....إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٦٠﴾ نوح ؑ
  .... ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔

- ....إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ ھود ؑ
  ..... ہم تو تمھیں بے عقلی میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمیں گمان ہے کہ تم جھوٹے ہو۔

- ......وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ صالح ؑ
  اور صالح سے کہا کہ لے آ وہ عذاب جس کی تُو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تُو واقعی پیغمبروں میں سے ہے۔

- وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾ لوط ؑ
  مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔

- ...لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا... ﴿٨٨﴾ شعیب ؑ
  ہم تجھے اور اُن لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے ورنہ تم لوگوں کو ہماری ملت میں واپس آنا ہو گا۔

﴿۵﴾ انبیاء نے قوم کو اُن کے انکار پر جواب دیا:

- ......فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿۷۱﴾ ھودؑ

اچھا تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

- .....فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿۸۷﴾ شعیبؑ

اور صبر کے ساتھ دیکھتے رہو، یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

﴿۶﴾ اور نافرمانوں پر عذاب ٹوٹ پڑا

- فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿۶۴﴾ نوحؑ

مگر انھوں نے اس کو جھٹلا دیا۔ آخر کار ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک کشتی میں نجات دی اور اُن لوگوں کو ڈبو دیا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا، یقیناً وہ اندھے لوگ ہیں۔

- فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۷۲﴾ ھودؑ

آخر کار ہم نے اپنی مہربانی سے ہودؑ اور اس کے ساتھیوں کو بچا لیا اور اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جو ہماری آیات کو جھٹلا چکے تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے۔

- ....فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۷۸﴾ صالحؑ

آخر کار ایک دہلا دینے والی آفت نے انھیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

- ....وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿۸۴﴾ لوطؑ

اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ اُن مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

- ....فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۹۱﴾ شعیبؑ

مگر ہُوا یہ کہ ایک دہلا دینے والی آفت نے اُن کو آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

﴿۷﴾ عذاب آنے پر انبیاء کا ردِّ عمل؟

- فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴿۷۹﴾ صالحؑ

اور صالحؑ یہ کہتا ہوا ان کی بستیوں سے نکل گیا کہ " اے میری قوم، میں نے اپنے رب کا پیغام تجھے پہنچا دیا اور میں نے تیری بہت خیر خواہی کی، مگر میں کیا کروں کہ تجھے اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں ہیں۔

- فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾

شعیبؑ ترجمہ: اور وہ [شعیبؑ] یہ کہہ کر ان کی بستیوں سے نِکل گیا کہ " اے برادرانِ قوم، میں نے اپنے رب کے پیغامات تمھیں پہنچادیے اور تمھاری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ اب میں اُس قوم پر کیسے افسوس کروں جو قبولِ حق سے انکار کرتی ہے۔"

نوح علیہ السلام کا دعوتی مشن

[اے اہلِ مکہ سنو،] ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اس نے اپنی قوم کو پکارا، اے میری قوم، اللہ ہی کی عبادت واطاعت کرو، اُس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ [حاکم و معبود] نہیں ہے۔ [تم اگر اسی شرک وبغاوت پر قایم رہے تو] میں تم پر ایک ہولناک دن کے عذاب کے پِل پڑنے سے ڈرتا ہوں۔ اس کی قوم کے بڑوں نے جواب دیا ہم تو تم کو کھلی گم راہی و دیوانگی میں مبتلا پاتے ہیں۔ نوحؑ نے کہا، اے میری قوم، مجھے کوئی گم راہی نہیں، بلکہ میں ربُ العالمین کا فرستادہ ہوں، تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں، تمھارا خیر خواہ ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ میرے ہم وطنو، کیا تمھیں یہ بات عجیب لگی کہ خود تمھاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعے تم تک تمھارے رب کی یاددہانی آئی تاکہ تمھیں غلط روی کے انجام سے خبر دار کرے اور تم پرہیز گاری اختیار کرو! [ایسا ہو تو] امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے، مگر انھوں نے نوحؑ کی بات کو نہ مانا اور اُسے جُھوٹا جانا۔ انجام کار ہم نے اُسے اور کشتی میں اُس کے ساتھ [اہلِ ایمان] لوگوں کو نجات دی اور اُن لوگوں کو غرقِ آب کر دیا جنھوں نے ہماری باتوں/آیات کو جُھوٹ جانا تھا، یقیناً وہ اندھے تھے۔ . مفہوم آیات ۵۹تا۶۴

ہود علیہ السلام کا دعوتی مشن

اور قومِ عاد کے درمیان ہم نے ان کے قومی بھائی ہودؑ کو اپنا رسول مقرر کیا۔ اُس نے اپنی قوم کو پکارا: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ، اے میری قوم، اللہ ہی کی عبادت واطاعت کرو، اُس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ [حاکم و معبود] نہیں ہے۔۔ پھر کیا اللہ سے ڈر کر تم گناہوں سے نہ بچو گے ؟ انکار پر اڑے ہوئے اِس کی قوم کے بڑوں نے جواب دیا کہ ہم تو تمھیں ایک یقینی حماقت میں مبتلا سمجھتے ہیں اور ہمارا گمان ہے کہ تم نِرے جھوٹے ہو۔ .... مفہوم آیات ۶۵تا۶۶

اس نے کہا، اے برادرانِ قوم، میں کوئی حماقت کا مارا نہیں، بلکہ میں تو ربُ العالمین کا فرستادہ

ہوں، تمھیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں، تمھارا قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں۔ کیا تمھیں یہ بات عجیب لگی کہ خود تمھاری اپنی قوم کے ایک آدمی [۸۷] کے ذریعے تم تک تمھارے رب کی یاددہانی آئی تاکہ تمھیں غلط روی کے انجام سے ڈرائے۔ یاد کرو کہ تمھارے پروردگار نے قومِ نوحؑ کے بعد تم کو اُن کا جانشین بنایا اور تمھیں جسمانی اعتبار سے خوب تنومند کیا، پس اللہ کی نعمتوں میں ظاہر اُس کی شان کو یاد رکھو، اُمید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ .... مفہوم آیات ۶۷ تا ۶۹

سردارانِ قوم نے کہا، اے ہودؑ ، کیا تم ہمارے پاس اِس لیے آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں؟ اور جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں، اُن سب کو چھوڑ دیں؟ [ہم تیری بات نہیں مانتے] اچھا، تم اگر سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی ہر دم تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔ ہودؑ نے کہا تم یقیناً گناہوں کی نجاست کے مارے، قہرِ الٰہی کے مستحق بن گئے ہو۔ کیا تم مجھ سے اُن [جھوٹے خود ساختہ] ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے آبا و اجداد نے گھڑ لیے ہیں [مثلاً داتا، دست گیر، مشکل کشا، حاجت روا وغیرہ وغیرہ؛ اللہ کے علاوہ کسی دوسری ہستی کو اِن القاب کو عطا کرنے] کے لیے اللہ نے کوئی سند [ہدایت یا حکم] نازل نہیں کی ہے، أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ۔ اچھا تو تم بھی انجام کے لیے منتظر رہو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار میں ہوں۔ انجام کار ہم نے اپنی مہربانی سے ہودؑ اور اس کے اصحاب کو بچا لیا اور اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے۔ .... مفہوم آیات ۷۰ تا ۷۲

صالح علیہ السّلام کا دعوتی مشن

اور قومِ ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی [اُن ہی کی قوم سے] صالحؑ کو بھیجا۔ اُس نے انھیں پکارا کہ اے میری قوم، اللہ ہی کی بندگی کرو، اس کے سِوا تمھارا کوئی خالق، حاکم و معبود نہیں ہے۔ یہ اللہ کی اُونٹنی [اللہ کے رسول صالحؑ کی رسالت اور اُن کے پیغام کی سچائی پر] تمھارے لیے ایک دلیل ہے، اب جب کہ تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے یہ واضح نشانی آگئی ہے، لہٰذا اِسے چھوڑ و کہ یہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے، اس کو کسی بُرے ارادے سے ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو ایک دردناک عذاب

۸۷ رَجُلٍ مِّنْكُمْ: تمھاری قوم میں سے، تمھاری جنسِ انسانیت و بشریت میں سے۔

آ پکڑے گا۔ .... مفہوم آیت ۷۳

یاد کرو، جب اللہ نے قومِ عاد [کی تباہی] کے بعد تمھیں سرزمین میں اُس کے اقتدار کا جانشین بنایا اور تم کو زمین میں ایسا مقام و مرتبہ بخشا کہ تم آج اُس کی وادیوں میں عالی شان محل تعمیر کرتے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے ہو۔ پس اس کی شان کے اِن مظاہر کو پیش نظر رکھو اور زمین کو ظلم و فساد [شرک و عصیان] سے نہ بھرو۔ صالحؑ کی قوم کے گھمنڈ کے مارے مقتدر متکبرین نے، غریب کمزور عوام میں سے ایمان لانے والوں سے کہا کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا پیغمبر ہے؟ انھوں نے کہا کہ بے شک ہم تو اس پیغام پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ وہ مبعوث ہوا ہے۔ اُن بڑائی کے مارے گھمنڈیوں نے کہا کہ لیکن جس چیز کو تم نے مانا ہے ہم اس کو نہیں مانتے! ..... مفہوم آیات ۷۴تا۷۶

[سردارانِ قوم تکبر و طغیان میں بہت آگے نکل گئے] اور انھوں نے اس اُونٹنی کو مار ڈالا، اور اپنے رب کے حکم کے مقابلے میں سرکشی و بغاوت دکھائی اور بولے کہ اے صالحؑ، اگر تُو واقعی اللہ کا نبی ہے تو بس اب وہ عذاب لے آ جس کی دھمکی دیتا ہے۔ [چناں چہ اللہ کا غضب و غصہ بھڑک اُٹھا اور] ایک پیہم کپکپانے والی آفت نے انھیں یوں آ لیا کہ بس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ اور صالحؑ [اپنے اہلِ ایمان ساتھیوں کے ساتھ] عذاب رسیدہ بستی سے منہ موڑ کر [یہ کہتا ہوا] نکل گیا کہ اے میری قوم کے لوگو، میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تمھیں پہنچایا اور تمھاری بہت خیر خواہی کی، لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔ .... مفہوم آیات ۷۷تا۷۹

لوط علیہ السلام کا اصلاحی و دعوتی مشن

اسی طرح لوطؑ کو بھی ہم نے اُس کی قوم کی طرف بھیجا، اُس نے اپنی قوم سے کہا: [ارے تمھیں کیا ہوا ہے؟] تم ایسی فحش حرکت کرتے ہو جس کا تم سے پہلے دنیا میں کسی نے ارتکاب نہیں کیا! تم عورتوں کے بجائے مردوں سے شہوانی خواہش پوری کرتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم تو ساری حدیں پار کر جانے والے لوگ ہو۔ [بے حیائی پر ڈھٹائی اور مالک سے بے پروائی کا عالم یہ تھا کہ] قوم نے جواب میں اور کچھ نہ کہا مگر بس یہ کہ: اِن لوگوں کو اپنی بستیوں سے نکالو، یہ تو بڑے ہی پاک باز بنتے ہیں۔ آخر کار ہم نے لوطؑ اور............ اُس کی بیوی کے سوا، تمام گھر والوں کو بچا کر نکال دیا اور اُس کی بیوی بستی والوں کے ساتھ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی، جن پر ہم نے [پتھروں کی] ایک بارش برسائی، تو دیکھو کہ اُن

مجرموں کا کیا حشر ہوا[88]! .... مفہوم آیات ۸۰تا۸۴

شعیب علیہ السلام کا نام نہاد مؤمنین کے درمیان اصلاحی مشن

اور مدیَن والوں کی جانب ہم نے ان کے بھائی [یعنی اُن کی ہی قوم کے ایک فرد] شعیبؑ کو اپنا رسول بنایا۔ اس نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ اے میری قوم کے لوگو، صرف اللہ ہی کی عبادت واطاعت کرو، اُس کے سوا تمھارا کوئی مالک ومعبود نہیں ہے۔ [میری رسالت کی شکل میں] تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی جانب سے واضح ہدایت وره نمائی آگئی ہے، لہٰذا ناپ تول پُوری طرح صحیح ہونی چاہیے، لوگوں کو لین دین میں دھوکے سے نقصان نہ پہنچاؤ، اور زمین میں [انبیاء کی محنتوں سے کی گئی] اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو، اسی میں تمھاری بھلائی ہے، اگر تم واقعی مومن ہو۔ .... مفہوم آیت ۸۵

اور زندگی کے ہر راستے پر [تمدن کے ہر شعبے، معیشت، معاشرت، عبادات وغیرہ پر زبردستی کے ٹھیکے دار بن کر] نہ بیٹھو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکاؤ اور اللہ کے رستے پر چلنے سے روکو اور اس کے دین کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ۔ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ تم قلیل التعداد تھے پھر اللہ نے تمھیں کثیر کر دیا، اور آنکھیں کھول کر [تاریخ انسانی میں] دیکھو کہ دنیا میں فساد [شرک وعصیان] پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ اب جب کہ تم میں سے کچھ لوگ اُن ہدایات اور تعلیمات پر ایمان لاتے ہیں، جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، اور دوسرے ایمان نہیں لاتے، تو ذرا صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ .... مفہوم آیات ۸۶تا۸۷

تکبر کے مارے قوم کے سرداروں نے، شعیبؑ سے کہا کہ اے شعیبؑ، ہم تجھے اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو ملک بدر کر دیں گے یا پھر یہ کہ تم لوگ ہماری مِلّت میں [ہمارے دین میں/ہمارے طور طریقوں میں] پلٹ آؤ۔ شعیبؑ نے سوال کیا کہ جب کہ ہم تمھارے دین میں واپس پلٹنے سے نفرت کرتے ہوں تب بھی؟ [کیا زبردستی ہمیں پلٹایا جائے گا خواہ ہم راضی نہ ہوں!] اگر ہم تمھارے دین میں پلٹ آئیں جب کہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے۔ تو ہمارا موجودہ موقف تو گویا ہمارا اللہ پر جھوٹ گھڑنے کے مترادف ہو گا، ہمارے لیے تو تمھارے دین کی طرف پلٹنا اب کسی طرح ممکن ہی

۸۸ بیوی بلاشبہ مشرکہ تھی جس کے سبب عذاب کا شکار ہوئی، لیکن وہ اپنی قوم کے افراد کی مانند فاحشہ نہ تھی، جیسا کہ لوگ غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔

نہیں اِلّا یہ کہ اللہ، جو ہمارا رب ہے وہی ایسا چاہے، ہمارے رب کا علم ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے، اُسی پر ہم نے توکل کیا ہے، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تُو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ .... مفہوم آیات ۸۸تا۸۹

قوم کے سرداروں نے، جو شعیبؑ اور اُس کی دعوت کے انکار پر ڈٹ گئے تھے، کہا کہ اگر تم شعیبؑ کی اتباع کرو گے تو برباد ہو جاوٴ گے۔ پس [اُن کی ہٹ دھرمی کا نتیجہ یہ ہُوا کہ] ایک زلزلے نے اُن کو آلیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے، جنھوں نے شعیبؑ کی مخالفت اور تکذیب کی تھی، وہ ایسے بے نام و نشاں ہوئے کہ گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے۔ [اہلِ مکہ دیکھ لیں کہ اس کش مکش میں اللہ کے نبی] شعیبؑ کی تکذیب و مخالفت کرنے والوں ہی نے شکست کھائی۔ اور شعیبؑ عذاب رسیدہ بستی سے منہ موڑ کر یہ کہتا ہوا نکل گیا اے میری قوم، میں نے اپنے پروردگار کا پیغام تمھیں پہنچایا اور تیری بہت ہی خیر خواہی کی، لیکن [تو نے بات نہ مانی] اب میں اُس قوم کی تباہی پر کیوں کر روؤں جو قبولِ حق سے انکار کرتی رہی ہو! .... مفہوم آیات ۹۰تا۹۳

انسانی تاریخ میں نبیوں کے ساتھ مخاطبین کا روّیہ

یہاں پہنچ کر پانچوں عذاب رسیدہ قوموں کا تذکرہ مکمل ہوا، بظاہر یہ ماضی کی سرگزشتیں تھیں مگر ہو بہو نبی ﷺ اور اہلِ مکہ کے آپس کے تعامل پر منطبق ہو رہی تھیں سِوائے اس کے کہ ابھی مکے میں عذاب نہیں آیا تھا، مگر وہ دن اب دور نہ تھا۔ دو سال بعد یہ سارے سردار، سر کٹی لاشوں میں تبدیل ہو کے بدر کے ایک اندھے کنوئیں میں ٹھونسے جانے والے تھے۔ مالک الملک گزشتہ آیات میں اِن بد نصیب قوموں کی بربادی کی داستان سے عبرت دلانے کے بعد اِن پر ایک اجمالی تبصرہ فرماتا ہے۔

اہلِ مکہ کو بتایا جا رہا ہے کہ کسی قوم میں نبی بھیجنے کے بعد اللہ کی سنّت کیا ہوتی ہے، کبھی ڈھیل دی جاتی ہے اور کبھی کھینچا جاتا ہے شاید کہ لوگ ایمان لے آئیں، مگر ہمیشہ یہی ہوا ہے کہ قوم کے لیڈر اپنے تکبّر میں مست رہتے ہیں اور کائنات میں اور اُن کے اپنے معاشروں میں ہونے والے کسی بھی عبرت آموز واقعے اور حادثے سے وہ کوئی سبق حاصل نہیں کرتے اور ہر معاملے کی کوئی اُلٹی سیدھی تاویل کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں، آفاق و انفس کی نشانیاں اُنھیں کچھ نہیں دے پاتیں۔ پھر اللہ واحد

القہّار و جبّار کا غضب بھڑ کتا ہے تو اُن پر ایسی بربادی آتی ہے کہ منکرین کا نطفہ بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ یہ داستانیں قوموں کے ساتھ اللہ کے معاملہ کے بنیادی اصول، حکمتوں اور سامانِ عبرت کو قریش کے سامنے یہ کہہ کر رکھ رہی ہیں کہ اے قریشیو! تم اِن ہی عذاب سے بچ جانے والی گزشتہ اقوام کے اہلِ ایمان کے خلف ہو۔ اگر تم دیدہ عبرت رکھتے ہو تو تمھاری اپنی سرزمین کی تاریخ میں تمھارے لیے ہدایت کا کافی سامان موجود ہے۔ یہ سارے قصص قریش کے سامنے ایک سوال رکھتے ہیں کہ کیا جس طرح اِن برباد قوموں کے لیڈروں کے دلوں میں انکار و گم راہی کا مرض سرائیت کر گیا تھا، کیا تمھارے دلوں پر بھی اس مرض نے ڈیرے ڈالے ہیں، ہوش میں آجاؤ۔

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو، [اور لوگوں نے آسانی سے بات تسلیم کر لی ہو] چناں چہ اتمامِ حجت کے لیے کہ شاید وہ عاجزی دکھائیں، اُس بستی کے لوگوں کو معاشی بدحالی اور بیماریوں میں مبتلا کیا گیا، پھر ہم نے اُن کی بدحالی کو خوش حالی سے بدل دیا یہاں تک کہ وہ پھل پھُول گئے [نہ مصیبتیں گڑگڑانے اور پلٹ آنے پر، اور نہ ہی آسودگیاں شکر ادا کرنے پر راغب کر سکیں۔] کہنے لگے کہ [ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے] ہمارے پچھلوں پر بھی اچھے اور بُرے دن آتے جاتے ہی رہے ہیں۔ آخر کار ہم نے انھیں اچانک پکڑ لیا اور انھیں خبر تک نہ ہوئی! اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر خیر و برکت کے دہانے کھول دیتے، اُسے آسمان سے برساتے اور زمین سے اگلواتے، مگر انھوں نے تو جُھٹلا ہی دیا، لہٰذا ہم نے اُن کے کرتوتوں کی پاداش میں اُن کو پکڑ لیا۔ .... مفہوم آیات ۹۴تا۹۶

[تاریخِ انسانی میں کرتوتوں کی پاداش میں پکڑ کے پیہم سلسلے کو دیکھنے کے باوجود] بستیوں کے لوگوں کی مستیاں گواہ ہیں کہ وہ کبھی اچانک رات کو سوتے میں پکڑ لینے والی ہماری گرفت کو یا کبھی یکایک دن کے دوران عین کھیل تماشوں کے دوران پڑنے والے ہمارے مضبوط ہاتھ کو فراموش کر چکے ہیں۔ ارے، کیا یہ لوگ اللہ کی انتقامی چال سے بے خوف ہیں؟ تو یاد رکھو کہ اللہ کی چال پر وہی قوم نڈر ہوتی ہے جس کی بربادی مقدّر ہو! .... مفہوم آیات ۹۷تا۹۹

☆☆☆☆☆